رجسٹرڈ ایل۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

127

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

منیجر یعقوب علی تراب ایڈیٹر

سالانہ قیمت معہ محصول پیشگی ۴؍

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ہا
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی ہا

نمبر ۲۹	دار الامان قادیان ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۴ع	جلد ۸

بقیہ مضمون میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

انبیاء کی تعلیم کے مہیمن قرآن کریم کے موجود ہوتے کسی خاص تعلیم کی ضرورت

مانا کہ انبیاء کی تعلیم ہی قابل اتباع ہے اور وہی کافی سامان اصلاح فساد کے واسطے اپنے اندر موجود رکھتی ہے ہاں کسی نافع شے کا موجود ہونا اور بات ہے اور اس شے کا طریق استعمال کہ جس سے وہ مفید اور نفع بخش ہو اور بات ہے دوائیں تو پساریوں کے پاس ہیں مگر پساری طبیب نہیں پس طبیب درکار ہے جو اجزاء مناسبہ کا وزن قائم کرکے شفا بخش نسخہ لکھے اور ترکیب بتلائے جس سے فساد مزاج دور ہو کر طبیعت اصلاح پر آ جائے۔ مانا کہ سامان اصلاح موجود ہے مگر ترکیب استعمال بتلانے کے لئے کہ جس سے میزان عدل پھر قائم ہو کسی حکم و عدل کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ انبیاء کی تعلیمات کا اپنے پاس دعویٰ کرنے والے بہت موجود ہیں۔ کون ہے جو اس فساد عظیم کے زمانہ میں اپنی کتاب کو خدا کی کتاب نہیں بتلاتا اس وقت کہ مذاہب مختلفہ کا ہنگامہ برپا ہو رہا ہے ہر ایک اہل مذہب یہی دعویٰ پیش کرتا ہے کہ اس کے پاس آسمانی ہدایت موجود ہے۔ پس کس طرح ثابت کیا جائے کہ کون اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور کون ہے جو محض اپنی خوش اعتقادی سے ہی اپنی کتاب کو خدا کی کتاب سمجھ رہا ہے اس میدان میں کھڑا ہونا اور سب اہل مذاہب سے مقابلہ کرکے ثابت کرنا ایک ایسے مرد میدان کو چاہتا ہے کہ جو ہر پہلو سے ہر ایک مخالف مقابل کے دعوے اور دلائل کو توڑ دے اور پکار کر اس بات کا اظہار کرے کہ میں وہ شخص ہوں کہ جو ثابت کرتا ہوں کہ خدا کی کتاب ایک ہی

حقیقت میں جوانی کی بے اعتدالیاں نہ صرف جسم ہی کو کمزور کرتی ہیں بلکہ روح پر بھی سخت صدمہ پہونچاتی ہیں جوانی کی عبادت اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب ہے حضرت داؤد فرماتے ہیں جوانی میں نیکی کر کیونکہ بڑھاپے کے دن آرام سے گذریں جوانی کی قدر و عافیت کے معلوم کرنے کے واسطے پیری سے سلسلہ زندگی شروع ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیا ہمارے گرد و پیش جوانی کے دن پورے کر کے پیرانہ سالی کی مصیبتوں کے ہزارہا شکار بکار نہیں سکتے کہ من نکردم شما حذر بکنید۔ پس اگر تم جوان ہو تو جوانی کے دنوں کو غنیمت سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کی قدر کرو۔ آج وہ کام کرو کہ کل تمہارے کام آوے۔

اخبارست دہم

حلیم دل پادریوں کا تعصب	بد جبارک میں یہ خبر پڑھ کر ہمیں ازحد

افسوس ہوا کہ مسیح کے پہاڑی وعظ کے عملی نمونہ کے مدعی پادری صاحبان اپنے تعصب مذہبی میں حد سے بڑھ کر نکلے ملک روس کے ایک شریف کونٹ ٹالسٹائے نامی نے حال میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے تثلیث کی تردید کی ہے اور ایک خدا کی پرستش لازمی قرار دی ہے اسپر عیسائی دنیا از خود رفتہ ہو گئی اُس کے پادریوں نے ایک کمیٹی کر کے یہ پاک فتویٰ جاری کیا ہے۔ کہ کونٹ مذکور کے مرنے پر مذہبی رسوم کا ادا کرنا گناہ ہے بلکہ خوب! یہ ہے ہمارے حلیم دل پادریوں کی محبت کا اظہار کہ ایک شخص کی لاش کے ساتھ بھی دشمنی کرنے کو طیار ہیں صرف اس لئے کہ وہ ایک خدا کا پرستار ہے اللہ تعالےٰ رحم کرے

انا للہ و انا الیہ راجعون	چند ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ

حضرت اقدس علیہ السلام کو الہام ہوا تھا الامراض تشاع والنفوس تضاع یعنی بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہونگی اس الہامی پیشگوئی کے مطابق ملک میں وبا ہیضہ وغیرہ جس شدت کے ساتھ پھیلے ہیں اور جسقدر جانیں انکی نذر ہوئی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ حضرت اقدس ؑ کا یہ الہام غالباً انہیں دنوں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے کسی خطبہ میں شائع کر دیا گیا تھا اور حسب معمول مولانا ممدوح نے صدہا خطوط کے ذریعہ ہزارہا لوگوں کو خبر پہونچا دی تھی۔ یہ الہام ایسے وقت میں ہوا تھا جبکہ ابھی ہیضہ وغیرہ امراض کا پنجاب میں نام و نشان نہ تھا۔ اسلئے یہ پیشگوئی سلیم الفطرۃ انسانوں کے لئے بصیرت اور معرفت کی زیادتی کا موجب ہے۔ ایسا ہی انا للہ و انا الیہ راجعون کا بھی الہام ہوا تھا جس سے حضرت اقدس کے کسی مخلص دوست کی موت کا پتہ ملتا تھا۔ آخر یہ ساری باتیں (جو خدائے علیم کا کلام تھا) اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ان الہامات کے موافق ہماری جماعت کے بعض نہایت مخلص اور پر جوش دوست ہم سے علحدہ ہوئے ازانجملہ میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار ساکن بٹالہ تھا جو اس الہام کے موافق فوت ہو کر مرحوم حضرت کا سچا عاشق اور مخلص خادم تھا اور ہمیشہ اس سلسلہ کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتا تھا۔ حضرت اقدس بعض اوقات فرمایا کرتے تھے کہ بٹالہ سے تو ہمارے حصہ میں میاں محمد اکبر ہی آئے ہیں۔

دار الامان قادیان سے آنے کے واسطے بٹالہ گویا دروازہ تھا اس لئے اکثر دوست آکر بٹالہ میں انکے ہی مکان پر ٹھیرا کرتے تھے۔ اور اپنے بھائیوں کی خدمت نہایت اخلاص سے کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت اقدس اور دوسرے احباب متعینہ قادیان کی چٹھیاں وغیرہ باہر سے آیا کرتی تھیں وہ سب میاں محمد اکبر ہی ریلوے سٹیشن سے چھڑوا کر روانہ کیا کرتے تھے حضرت اقدس ؑ کے ہاں مہمانوں کی آمد و رفت کے بکثرت ہونیکی وجہ سے اور الہام وسع مکانک کے موافق سلسلہ تعمیرات شروع رہتا ہے اس کے مصالحہ وغیرہ کے بہم پہونچانے اور بھیجنے میں بڑی ہمت سے کام لیتے تھے اور یہ انکا معمول تھا کہ جمعہ علی الخصوص حضرت کی ہمراہ پڑھا کرتے تھے۔ کوئی بڑی سے بڑی ضرورت بھی اُن کو روکتی تھی۔ مرحوم کو درد گردہ کی شکایت تھی جس سے گردہ کے عمل میں خلل واقع ہوا اور پیشاب بند ہو گیا۔ پہلی دفعہ جب انکو یہ شکایت ہوئی تو وہ حضرت اقدس ہی کے قدموں میں آرہا۔ حضرت اقدس نے جس دل سوزی اور ہمدردی اور غمخواری کے ساتھ اُن کے علاج میں سعی کی ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اسقدر جوش اور غم ہم نے حقیقی والدین میں بھی محسوس نہیں کیا۔ ہر پندرہ منٹ کے بعد خبر منگواتے اور خود بار بار اُن کے مکان پر تشریف لے جاتے۔ آپ کی اسقدر ہمدردی اور غمخواری ہی ایک سلیم الفطرۃ انسان کے لئے آپ کی صداقت کی دلیل ہے افسوس ہے ہم اُس جوش کو جو حضرت اقدس ؑ کو میاں محمد اکبر صاحب کی بیماری کے علاج میں تھا الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ آخر آپکی پر سوز نیم شبی دعاؤں نے مسیحائی اثر دکھایا اور ایک مردہ کو زندہ کر دیا۔ کوئی دو مہینے کے بعد پھر یہ دورہ ہوا۔ مرحوم کی دلی آرزو تھی کہ میری موت حضرت اقدس کے قدموں پر ہو۔ اس مرتبہ حضرت اقدس ہی کے مکان میں ٹھیرا۔ بہت علاج کیا لیکن موت کا کیا علاج آخر ۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء بروز جمعرات نماز مغرب کے بعد مرحوم نے جان دی انا للہ الخ جمعہ کی صبح کو حضرت نے جنازہ پڑھا اور دار الامان ہی میں دفن ہوا۔ مرحوم کی موت ہم سب کے لئے ایک رشک دلانے والی موت ہے اس سے بڑھ کر کون خوش قسمت ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کے قدموں میں اس جہان کو رخصت ہو اور وہ امام زمان جسکے لئے خدا نے کل دعاؤں کے قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہوا ہے اس کے لئے دعا و استغفار کرے سو اس کے لئے نجات نقد موجود ہے مرحوم چھوٹے چھوٹے بچے اور دو بیویاں چھوڑ گیا ہے اللہ تعالیٰ آپ ان کا متولی ہو اور مرحوم کو بہشت بریں میں جگہ دے۔ آمین۔

براھین احمدیہ چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جس میں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں ۳۰۰ زبردست دلائل قائم دے گئے ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ وافضل ثابت کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آجتک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی موافق اور مخالف اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس کی پہلے قیمت ۲۵ للعہ تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی زیارت کو ترس رہی تھی ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور الطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرماویں کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوشخط اور خوش نما قیمت نہایت ہی کم صرف (للعہ)

المشتہر منشی کریم بخش مالک مطبع مفید عام سیالکوٹ

عجیب وغریب مرہم المعروف

خوب یاد رکھو کہ اگر مفصلہ ذیل بیماریوں میں سے کسی کے علاج کی ضرورت پڑے تو اس مرہم کے سوا اور مت خریدو۔

تمام نامی ڈاکٹر اور حکیم اس کی عمدگی اور فائدہ کو تسلیم کرتے ہیں ضرور آزماؤ۔ ضرور آزماؤ۔

بمرہم عیسیٰ و بمرہم رسل و بمرہم شلیخہ

معزز بھائیو! یہ ایک نہایت ہی پر تاثیر اور نادر مرہم ہے اور اس مرہم کے طیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اس کے اجزا بہم پہونچانے میں ہے کیونکہ اجزا نادر الحصول ہیں اور اس ملک میں انکا دستیاب ہونا مشکل ہے ہم بڑے خرچ کے ساتھ اصلی اور خالص اجزا ملک شام و انگلینڈ و مصر وغیرہ سے منگاتے اور اس مرہم کو طیار کرتے ہیں اسکو ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا اور اسکی اعجازی تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا۔ حکما یورپ بھی اس کے عجیبہ خواص کے قائل ہیں خالص یقینی صحیح اور آلائش سے پاک خاص ترکیب کے ساتھ ہم ہی یہ مرہم طیار کرتے ہیں ایک دفعہ ضرور آزمائش کیجئے۔

فوراً جادوئی درد پر اثر کرتا ہے

ہر قسم طاعون۔ سرطان کے زخم۔ خنازیر۔ کنٹھ مالا۔ گلٹیاں۔ بدھ۔ ہر طرح کے ناسور۔ زخموں کے کیڑے۔ پرانے گندے زخم۔ پھنسی۔ پھوڑے گھاؤ۔ گنج خارش۔ طرح طرح کی جلد کی بیماریاں۔ چوٹوں کے زخم۔ موچ تلی کے ورم۔ بواسیر کے درد۔ ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا۔ کانوں سے ریم کا بہنا جانوروں کا کاٹ لینا۔ جل جانا۔ عورات کی خطرناک بیماریاں۔ سرطان رحم وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے قیمت فی ڈبیہ ۱؎

کارخانہ مرہم المعروف
بمرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بھاٹی دروازہ لاہور سے طلب کرو

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بد زبانی اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرتمند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان ان کو پڑھکر شک اور مرتد ہوگئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفوں کے دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچاوے اللہ انکا حوصلہ بڑھاوے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے تبت سارو پیہ اسی ایکبات سے وصول ہوجاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں سے ایک وقت کی چار چپاتیاں چھڑا دیا ہے اور اسی ایک وقت کے چھوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ جمع ہوجاتا ہے جو وہ عیسائی مشن کے اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہوتی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا ہے کہ ہم رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخبار اور پرچہ گورنمنٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جوابات لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگاوے اور مطالعہ کرے ۲۸ صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم صرف محصولڈاک صرف ۱؎ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے دشمنان اسلام سے رسالہ کی قیمت سالانہ ۱۲ اور غیر مذاہب سے ۸ اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو دور و نزدیک کے یہ موقع نہ کہنے کا نہ ملے کہ ہم نے دیا ہی نہیں رسالہ انوار الاسلام

المشتہر منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام

رسالہ سراج حصہ دوم حضرت اقدس کی تائید میں ہے طیار ہے قیمت مع محصولڈاک۔ مر اس کے فروخت ہونے پر حصہ سوم عنقریب طبع ہوگا۔ المشتہر خاکسار سراج الحق از دار الامان

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض کے ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ ۸ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت خیال کا ہونا ضروری ہے نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہو بڑی کم بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم سانگی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی بابت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں اور ان سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں کمزور بہت اور بعید نہیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری جنرل منشد

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے چھپا

کتاب ہے اور وہی ہے جو میرے
پاس ہے ایسی باتیں مذہب کی سچائی
میں پیش کی جاتی ہیں کہ جن کی بابت
مذہب کے حامیوں کو اپنے گذشتہ
بزرگوں کے عجائب کاموں کی مدحیہ
قصوں اور کہانیوں کے طور پر مشہور
کرنے کا موقعہ ملتا ہے جنکو وہ ایسے
رنگ میں ظاہر کرتے ہیں کہ ہر ایک
سننے والے کو انکار کرنے کا موقع
ان کے سرگرم حامی نہیں رہنے دیتے
مگر خصوصیت تو یہاں بھی مفقود ہے
صاف بات ہے کہ کسی اہل مذہب
کو ایسے واقعات پیش کرنے میں
ان کی شہرت عام نے جو بلا شرکت
نہیں ہے خاص کمانڈ ہونے کا حق
نہیں دیا اگر ایک نے دس دس
کراماتیں بیان کردیں تو دوسرے
نے اپنے پیشواؤں کی بیس اس کے
مقابل سنا دیں۔ جیسی وہ شنید
ویسی ہی یہ شنید۔ اب گرد کہانے
کی طاقت نہ اس میں نہ اس میں بس
یہ معیار بھی کمزور۔ بات تو تب
تھی کہ اپنی کتاب کی برکات موجودہ
کا وجود مشاہدہ کرایا جاتا۔ ورنہ یہ
بھی تو اسی خوش اعتقادی کا نتیجہ ہے
جو ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب
کی سچائی اور کتاب کی عظمت کی دلیل
سمجھ بیٹھا ہے۔ سچائی کی روح جس
کتاب یا جس مذہب میں ہوتی ہے
اس کتاب یا مذہب کی برکات
بھی ہمیشہ رہنے والے اور علی الدوام
زندہ ہوتے ہیں۔ اور اس کتاب
کے تابعداروں میں جو افراد حق
الیقین کے مراتب پر پہونچے ہوئے
ہوتے ہیں ان میں ان برکات کا
نمونہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں
موجود رہتا ہے۔ وہ جدید طور پر
اپنی کتاب اور اپنے مذہب کے من
جانب اللہ ہونے کے ثبوت پیش
کرنے پر جیسا جس زمانہ کا تقاضا
ہو ہر وقت طیار رہتے ہیں اس
پاک جماعت اور حزب اللہ کا ہر ایک
فرد صرف اسی بات پر قناعت نہیں
کرتا کہ ہمارا باپ ایسا تھا اور ہمارا
دادا ویسا تھا بلکہ وہ خود آگے
بڑھکر بڑی طاقت سے علانیہ
بولتا ہے کہ ہم ایسے ہیں اور ہمارا
مذہب ایسا ہے اور ہماری
کتاب ایسی ہے اور ہمارا خدا ایسا ہے
وہ ہر ایک فن میں جو اس کتاب کی
منجانب اللہ ثابت کرنے کے واسطے
درکار ہوتا ہے آسمانی برکات
کے شامل حال ہونے کا دعویٰ
کرتے ہیں اور اگر مقابلہ پڑجاے
تو غالب آکر کے ساتھ سب کو
مغلوب کرکے حق کا اظہار کردیتے
ہیں اور پھر اس کتاب یا مذہب
کی زندہ برکات کا عالم پر رعب
چھا جاتا ہے۔ کسی کو مجال دم زدن
نہیں رہتی سب کے حوصلے پست
ہو جاتے اور حق غالب آجاتا ہے
اس مالک حقیقی کی طرف ایک کشش
شروع ہو جاتی ہے اور خدائی
اقتدار کے نشان محسوس ہونے
لگتے ہیں اور ہر ایک فساد طبائع
انسانی سے خود بخود دور ہونے
لگتا ہے۔ زمانہ میں ایسی ٹھنڈی
ہوا چلتی ہے کہ جو اس آتش کو
جو طبائع انسانی میں اس جادہ
اعتدال سے منحرف ہونے کے
سبب پیدا ہو جاتی ہے افسردہ
کردیتی اور پھر انسانی جماعتیں مرکز
اعتدال پر آجاتی ہیں۔ ہر طرف
صلح و امن کی کارروائی شروع
ہو جاتی ہے۔ جس زمانہ میں وہ
میزان عدل جس پر انسانی جماعتوں
کی فلاح اور نجات منحصر ہے قائم
نہ رہے اور الٰہی ہدایت نامہ سے
روگردانی شروع ہو جائے تو
یہ برابر ہوتا چلا آیا ہے کہ میزان
عدل کے قیام کا بندوبست کیا جاتا
ہے اور ان تغیرات کو جو مزاج
عالم میں نمودار ہو گئے ہوں دور کیا جاتا ہے
اور جو تازہ فساد طبائع میں پیدا ہو جاتا ہے
اس کے اخراج کی طرف توجہ کی جاتی ہے
اسی علاج کا نام اصلاح ہے اور اسی مصلح
کا نام مجدد۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود
تکمیل شریعت تکمیل کتاب۔ تکمیل دین کے
اور الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
دینا اور ما کان محمد ابا احد من
رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم
النبیین پر بھی اور کامل ایمان رکھنے
کے پھر بھی اس پرحکمت کلام پر یقین کرنا
پڑتا ہے اور ضروری طور پر ماننا پڑتا کہ
عن ابی ھریرۃ قال فیما اعلم عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا
رواہ ابو داؤد اور اسی غرض سے یہ بات ظاہر
ہو جاتی ہے اور پھر زمانہ کی نیرنگیاں خود رہنما
کو منوائے بغیر نہیں چھوڑتیں اور یہ
چھوڑا ہے کہ تکمیل کتاب کے بعد بھی
انسان کی ضرورت ہے تعلیم بجائے خود
کس قدر کامل ہو مگر معلم کامل کے بغیر
شاگرد کامل نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید
بے شک کامل مکمل ہدایت الی نہایت
ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل
مکمل معلم اور ہادی پیدا ہونے سے
ہی شاگرد بھی کامل ہوئے۔ تعلیم کامل
اب تک موجود اور ہمیشہ رہے گی مگر
معلم کامل کے بغیر ہرگز نہیں ہو سکتا کہ
شاگرد کامل پیدا ہو جائیں جب
زمانہ کی نیرنگیاں طبائع پر اثر انداز
ہوئی ہیں اور اس زمانہ میں مزاجوں
میں اختلال آگیا ہے تو صحیح سنن
کی رو سے مصلح اور مجدد کا پیدا
ہونا بھی ضروری ہوا اور پھر جب
جناب سرور کائنات صلعم نے ہی
اپنے پرحکمت کلمات یعنی احادیث میں
فساد زمانہ کی تصویریں کھینچ دی ہیں
اور اختلال حالات امت سے آگاہ فرما دیا
ہے اور اصلاح کے لئے بھی اسی طرح
مجدد کے مبعوث ہونیکو بڑی وضاحت
سے بیان کردیا ہے تو پھر معلم کامل کے
وجود سے جو آسمانی نشانوں کے ساتھ
مدعی اصلاح ہو انکار کرنا تکذیب اقوال

حضرت اقدس کی پاک باتیں

ایک جامع درس

حقیقی نفع رساں خدا کی ذات ہے

دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی نفع اٹھانے کی ایک خیالی امید پر ان کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں یہاں تک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمتگاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقع مخصوص پر نفع پہونچنے کی امید ہو سکتی ہے اس خیالی امید پر انسان اس کے خدمتگاروں کی ایسی خوشامد کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اس قدر خوشامد کرتا ہے مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدون کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہا فضل کئے ہیں ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان اسکو نفع پہونچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالے کے بدون پہونچ ہی نہیں سکتا۔ ممکن ہے اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھا دے نفع پہونچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اٹھ جاوے یا کسی ایسے خطرناک مرض میں مبتلا ہو جاوے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالے کا فضل وکرم انسان کے شامل حال نہ ہو انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ پھر جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے پھر کسقدر بےحیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازہ پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خدا ترس مومن کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے جو اس کا حق نہیں ہے۔ متقی کے لئے خود اللہ تعالے ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے اسکو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم ہی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالے خود اسکا ولی اور مربی ہو جاتا ہے اللہ تعالے کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت ومحبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے واللہ رؤف بالعباد۔

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہوتے ہیں

یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالے نے انکو دی ہے اللہ تعالیٰ کی ہی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اسکی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالے اس الٰہی وقف کیطرف ایما کر کے فرماتا ہے مَن اسلم وجھہ للہ فھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اسجگہ اسلم وجھہ للہ کے معنے یہی ہے کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہنکر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے۔ اور دنیا اور اسکی ساری

حصول دنیا میں مقصود بالذات دین ہو

چیزیں دین کی خادم بناوے کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کچھ غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جسقدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کے نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسی طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری یا زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ

اللہ تعالے نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کی موجب ہو جاوے

اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں اُن تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیئں دنیا کو ایسے طریق سے حاصل کرو۔ جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہوگی پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بیدست و پا ہو جاتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور للہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا

حدیث میں عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مر جاؤنگا پس اُسکو حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگاوے پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے میں پھر کہتا ہوں کہ شریعت نے ہرگز اور اللہ تعالے نے حصول دنیا سے منع نہیں فرمایا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرمائی ہے اللہ تعالے نہیں چاہتا کہ انسان بیدست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اُس نے صاف فرمایا ہے وَلَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جد و جہد سے کام کرے لیکن جیسا کہ مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنالو دین کو مقصود بالذات ٹھیراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولتمندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اول نے جو بڑے ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لا نظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اول ہوئے

حضرت ابوبکر صدیق کا مسلمان ہونا۔

لکھا ہے جب آپ تجارت سے واپس آئے تھے اور ابھی مکہ میں نہ پہونچے تھے۔ کہ راستہ میں ہی ایک شخص ملا۔ اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اُس نے کہا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے دوست نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے ابوبکر نے وہیں کھڑے ہو کر کہا کہ اگر اُس نے یہ دعوی کیا ہے تو سچا ہے چنانچہ جب مکہ میں پہونچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے واقعی پیغمبری کا دعوی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اُسی وقت مشرف باسلام ہو گئے

باقی آئندہ

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس کی پاک حالات اور زندگی جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے تحریر فرمائی ہیں قابل دید کتاب ہے۔

قیمت صرف ۴ر

خطبۃ الجمعۃ

جو حضرت حکیم الامت جناب مولانا مولوی **نور الدین** صاحب سلمہ ربہ نے ۲۲ اپریل ۱۹۱۰ء کو بروز جمعہ پڑھا۔ (ایڈیٹر)

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ الی الآخر

قرآن کریم سے بڑھکر دنیا کے لئے کوئی تحفہ رحمۃ فضل الٰہی رحمت نہیں ہے۔ اور قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی مجموعہ سچی باتوں کا نہیں ہے یہ سچ اور بالکل سچ ہے اصدق الحدیث کتاب اللہ۔

اس قرآن کی ایک مختصر سی سورۃ میں اس جمعہ میں سنانے کو کھڑا ہوا ہوں ذرا سی سورت ہے ایک سطر میں تمام ہوگئی ہے لیکن اگر اس مذہبی سورۃ کو انسان اپنا دستور العمل بنالے تو کوئی چیز اس سے باہر نہیں رہ جاتی۔

اس سورۃ کو مولیٰ کریم نے عصر کے لفظ سے شروع فرمایا ہے انسان کے واسطے دن معاش کا ذریعہ اور رات آرام کا وقت بنایا ہے اور فرمایا وجعلنا النهار معاشا۔ سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ما بارک اللہ فی بکورھا فرمایا کہ کس قسم کی معاش؟ دنیوی معاش اخروی معاش کے لئے یہ جگہ ہے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ جیسا بیج بوئے انجام کار ویسا ہی پاؤ گے کون اس بات کو نہیں جانتا کہ جو کچھ بونے والے آخر جو کاٹنے پڑینگے اس دن میں آخری حصہ کا نام عصر ہوتا ہے عصر کے بعد کوئی وقت فرضی نماز کی ذریعہ رضا الٰہی کے حصول کے لئے باقی نہیں رہتا دن کی نمازوں کی انتہا عصر کی نماز ہے جو عصر کی نماز ترک کرتا ہے

اسے اب دن نہیں ملتا - اسی طرح جسکو عصر کے وقت تک مزدوری نہیں ملی اب اُسکا دن ضائع گیا اور اُسے مزدوری نہیں مل سکتی۔

اسیطرح پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ عصر کا زمانہ ہے ایک حدیث میں تصریح آئی ہے کہ بعض قومیں صبح سے دوپہر تک مزدور بنائے گئے ہیں اور بعض دوپہر سے عصر تک مزدور بنائے گئے - اور ایک قوم عصر سے غروب آفتاب تک ٹھیکہ دار ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے عصر سے مناسبت رکھتا ہے جیسے قرآن کریم کے بعد اور کوئی کتاب نہیں اور شرائع الٰہیہ کے بعد اور شرع نہیں عصر کے بعد کسی نماز کا وقت نہیں پس اس عصر کی نماز کے لئے بہت تاکیدیں فرمائی ہیں جو عصر کی نماز چھوڑتا ہے اسکا اہل و مال کاٹا گیا اسی نماز کے لئے فرمایا کہ یہ نماز منافق کی بیہودگی کا نشان ہے جو سورج کے غروب کے وقت چار ایک چونچیں سی لگا دیتا ہے امت محمدیہ میں آنے والے لوگوں کے لئے بھی عصر کا نمونہ ہے ہم کیسے طور پر مدلل سرحق دکھا سکتے ہیں حجت ملزمہ کیطرح یقین دلانے کو طیار ہیں اگر فطرت سلیم ہو یہ حقیقی وقت ہے کہ کوئی کاسہ لیس نامید ہونے والا ہو - پس یہ عصر کا وقت ہے اسکو غنیمت جانو جب سایہ زرد ہوتا ہے اور آفتاب غروب ہونے کو ہوتا ہے بعد وقت جاتا رہتا ہے اُسیوقت منافق کی نماز کا وقت ہوتا ہے - ایسا ہی جو قوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشرف بہ اسلام نہ ہوئی وہ آخر خلفا کے زمانہ میں مسلمان تو ہوئے مگر وہ عزت و شوکت انکی نہ رہی رعب کے نیچے آکر کثرت کو دیکھ کر بہت سے لوگ ایک

جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں - مگر ابتلا کے وقت مخلص ہی شامل ہوتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن - ساحر مفتری مجنوں کہا جاتا تھا اسوقت جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر ملے اور آپ کی دعوت کو قبول کیا ان کے ساتھ پیچھے آنے والے کب مل سکتے ہیں خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر احد پہاڑ کی برابر سونا خرچ کرو تو بھی سابقین کے ایک مٹھی جو کے برابر قدر نہیں ہو سکتی یہی وہ سر عظیم تھا جسکو سمجھکر صحابہ نے ابو بکر صدیق کو حضور علیہ السلام کا جانشین بنایا غار ثور میں جب آپ تشریف رکھتے تھے اُس تیرہ و تار غار میں ساتھ جانے والا جو کچھ لے گیا ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں ہے غرض عصر کے وقت کو غنیمت سمجھو - اس عصر کیوقت میں کیا کر سکتے ہو چار کاموں کے لئے ارشاد فرمایا۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

ساری مخلوق گھاٹے میں ہے انسان گویا برف کا تاجر ہے برف پر ایک وقت آئے گا کہ ساری پگھل جائے گی - اس لئے برف کے تاجر کو لازم ہے کہ بہت ہی احتیاط کرے - انسان بھی اگر غور کرے تو عمر کے لحاظ سے اسکو برف کا کارخانہ ملا ہے - ایک بچہ کی ماں اپنے بیٹے کو جوان ہوتا دیکھ کر خوش ہو رہی ہے لیکن حقیقت میں اسکی عمر میں سے چار برس کم ہو چکے ہیں پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر دم بدم گھٹتی اور برف کیطرح پگھلتی جاتی ہے اور اُسوقت کا علم نہیں جب یہ تمام ہو اس لئے انسان کو لازم ہے کہ اپنے وقت کی قدر کرے اور عمر کو غنیمت سمجھے اور اس تھوڑے سے دنوں میں جو اسکو مل گئے ہیں مولا کریم سے ایسا معاملہ کرے کہ ان کے گذرنے پر اسکو عظیم الشان آرامگاہ حاصل ہو - بڑے بدبخت ہیں وہ جو اپنے بیوی بچے کے آرام کے لئے دین برباد کرتے ہیں یاد رکھیں کہ مال - اسباب - عزیزوں رشتہ داروں سے برخوردار ہونا اور فائدہ اُٹھانا محض مولی کریم کے فضل پر منحصر ہے۔

اس سورہ شریفہ میں فرمایا کہ سب انسان گھاٹے میں پڑے ہیں مگر ایک قوم نہیں وہ کون!

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

چار باتوں کو دستور العمل بنالے تو اس عصر کے وقت سارے دن کی مزدوری سے زیادہ مزدوری مل جاوے حدیث میں لکھا ہے کہ صبح سے شام تک مزدوری کرنے والوں کو ایک دینار ہے پس صبح والے مزدوروں نے دوپہر تک کام کیا ... انکو دو دینار مزدوری ملی - مگر قرآن شریف سے یہ ملتا ہے کہ جب ایک مومن عمل کرتا ہے تو اسکو دس گنا بڑھ کر اجر ملتا ہے - غرض وہ چار باتیں کیا ہیں - جنکا اس سورہ میں ذکر ہے

اُن میں اوّل اور مقدم **ایمان** ہے یہ عظیم الشان چیز ہے بدون اسکے

کوئی عمل مقبول ہی نہیں ہوتا ہر ایک عمل میں ضروری ہے کہ ایمان اخلاص اور صواب ہو یہ پتہ لگانا کہ کس درجہ کا مومن ہے آسان نہیں ایک دراز تجربہ کے بعد معلوم ہو سکتا ہے۔ شادی غمی کے موقع آتا ہے ایک طرف اللہ تعالے کی حکومت ہے اور دوسری طرف برادری کا قانون اور قومی محرکات اب اگر اللہ تعالے کی حکومت سے نہیں نکلتا اور قومی اور برادری کے اصولوں کی پروا نہیں کرتا تو بیشک مخلص مومن ہے۔ ایک طرف نفس کا فیصلہ ہو دوسری طرف قوم کا فیصلہ اور تیسری طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اب اگر اپنے اور قوم کے فیصلہ کی کچھ پروا نہ کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے نیچے گردن رکھدیتا ہے تو یقیناً مومن ہے۔

اب دیکھتا ہوں شادیاں ہوتی ہیں تو بڑی قوم کی تلاش ہوتی ہے تقوی کی تلاش نہیں کی جاتی!!! بدمعاش آوارہ مزاج شریر ہو کچھ پروا نہیں مگر ہڈی پسلی اور خون کسی بڑی قوم کا ہو افسوس! صد افسوس!! پھر شادی کی دعوتوں میں مسکینوں کو دھکے دیکر باہر نکالا جاتا ہے لیکن شریر النفس اور بے حیا لوگوں کو بلا بلا کر بٹھایا جاتا ہے۔ جن لوگوں کے اموال کا تلف کرنا غضب الٰہی کا موجب ہے نہایت بیباکی اور شوخی کے ساتھ اسکو تباہ کیا جاتا ہے۔ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانے میں بیباک ہیں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر احکام الٰہی کو سنتے ہیں مگر اپنی جماعت یا سوسائٹی کے کسی معمول بہ عمل کے خلاف دیکھکر اسکے لینے میں مضائقہ کرتے ہیں میرا تو یقین ہے کہ یہ لوگ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتے تو آپ کی باتوں کے ماننے میں اسیطرح مضائقہ کرتے جیسا آج امام کی اتباع سے مضائقہ کرتے ہیں۔

غرض

ایمان موقوف ہے خدا کی ذات میں۔ اسماء میں یاد میں عظمت و جبروت میں دوسرے کو شریک نہ کرے خواہ فرشتہ ہو یا رسول ہو نبی ہو یا ولی ہو۔ کیسا افسوس آتا ہے کہ موحد لوگ توحید کا اقرار کرکے پھر مسیح کو خالق مخلوق اللہ اور محیی کا حیا اللہ مانتے ہیں!!! کیا یہی توحید ہے۔ اور یہ کہنا کہ خدا کے اذن سے کرتے تھے ایک دھوکا ہے اگر کوئی کام اذن الٰہی سے بھی کیا جاوے تو کیا وہ خدا کی طرح کا کام ہو جاتا اور کرنے والے کو خدا کا شریک بنا دیتا [illegible] خالق کل شی اللہ ہی کی ذات ہے ایک شخص امام علیہ السلام کے پاس آیا جب اس سے پوچھا گیا کہ مسیح اور خدا تعالے کی چڑیوں میں کچھ فرق بھی ہے تو اس نے کہا کہ رل مل گئے ہیں!! آہ!

ایمان کی پہلی شرط ہے ایمان باللہ کہ کسی حمد فعل عبادت حسن و احسان الٰہی میں کسی غیر کو شریک نہ کرے مجھے ان لوگوں پر تعجب آیا کرتا ہے جو اپنی محرومیت کے باعث خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے محروم ہیں کہا کرتے ہیں کہ الہام حجت نہیں ہے۔ وہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے کیا معنے کرتے ہیں قرآن کریم تو ہمیں اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اطیعوا اللہ کا موقع ہی کب ملتا ہے رسول کے ذریعہ ماننا اسکے ہی بعد ہے خدا تعالیٰ کی قدر کرو ایسا نہ ہو کہ ما قدروا اللہ کے نیچے آجاؤ۔ پس جب کہ اللہ تعالے کلام کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہا پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آج چپ ہو گیا؟ مجھے اس آیت پر کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جب قوم نے بچھڑے کو خدا بنایا تو اللہ تعالے نے انکو یہ دلیل دی ہے کہ لا یرجع الیھم قولا یعنی تم دیکھتے ہو کہ تمہاری بات کا جواب نہیں دیتا یہ تفہیم ہوئی کہ جو خدا جواب نہ دے وہ بچھڑہ کا سا خدا ہوا۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ سارے جگ سے بات کرنا کبھی نہیں ہوا۔ انسان اپنے اندر وہ خوبیاں اور خواص پیدا کرے جو کلام الٰہی کے لئے ضروری ہیں پھر جواب ملے گا

دوسری شرط ایمان کی اخلاص ہے یعنی خدا ہی کے لئے ہو۔ اور تیسری شرط صواب ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق عمل درآمد ہو کوئی عمل قبولیت کا درجہ حاصل نہیں کرتا جب تک اخلاص اور صواب سے نہ ہو۔

پھر ایمان بالملائکہ ہے ایمان بالملائکہ ایسی چیز ہے جس کی طرف سے تساہل کرکے لوگ نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں آج کل کے لوگ سمجھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ بدون سبب کے فعل سرزد نہیں ہوتا پس بیٹھے بیٹھے جو انسان کو دفعۃً نیکی کا خیال آتا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ ایک لمۃ الملک انسان کے ساتھ ہے اس کے ذریعہ نیک خیال پیدا ہوتے ہیں اور شیطانی تعلقات سے برے خیالات اٹھتے ہیں پس انسان کو لازم ہے کہ ہر نیکی کی تحریک پر فی الفور نیکی کرے ایسا نہ ہو حول بینہ و قلبہ کا مصداق ہو جاوے

ایمان بالملائکہ کا یہی فائدہ ہے کہ
نیکی سے تغافل نہ کرے۔
پھر اللہ کی کتابوں اُس کے رسولوں
پر ایمان لاوے۔
قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی
کتاب ہے اسکو دستور العمل بناؤ
افسوس ہے کہ مسلمان اسکو کتاب
اللہ جانکر بھی دستور العمل بنانے
میں مضائقہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں السنۃ
قاضیۃ علی کتاب اللہ کا فتوےٰ
دیتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہی قرآن کریم کو کس ادب اور
عظمت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔
ساری حدیث کی کتابیں دیکھو
جن مسائل پر قرآن کریم نے مفصل
بحث فرمائی ہے۔ مثلاً ہستی
باری تعالےٰ۔ ضرورت نبوۃ
مسئلہ تقدیر وغیرہ ان پر احادیث
میں بحث نہیں کی گئی۔ اور نہ انکے دلایل
دئے۔ پھر تقدیر کے مسئلہ پر
ایمان لاوے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا
کہ فاسق کو نیک عمدہ نتیجہ ملے۔
پھر جزا و سزا پر ایمان لاوے
اس کے بعد دوسری بات
عملوا الصالحات ہے اس کا
عام اصول ہے کہ ہر سنوار کا کام
کرے اور اس کے معلوم کرنے کے
واسطے قرآن کریم۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل درآمد
معیار ہے پھر انسان سوچے کہ امت
محمدیہ کو کنتم خیر امۃ
قرار دیا ہے پس جس کے آٹھ پہر میں
کوئی بھلائی بھی نہ ہو وہ اپنی حالت
پر غور کرے۔ ایسی ہی وصیت
الحق ضروری ہے گونگا شیطان
بننا اچھا نہیں۔ مقابلہ میں مشکلات
پیش آتی ہیں پھر کوشش کرے
اور صبر و استقلال سے کام لے یہ ہیں چار دستور
العمل جو اس مختصر سی سورۃ میں بیان ہوئے ہیں۔
اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپکو توفیق دے کہ قرآن ہمارا دستور العمل
ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطاع ہو اور وہ جو زمانہ جو
امن اور ایمان کیلئے ہے اسکی قدر کریں آمین

واقعات اور رائیں

جنگ چین

۲۹ر جولائی کے پانیر میں ایچ
جکسن کی پادریوں کے جوش
و خروش کی نسبت ایک چٹھی شائع
ہوئی ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے
کہ یہ تمام خونریزیاں جو اسوقت
چین میں ہو رہی ہیں ان کے بانی
مبانی پادری ہی ہیں ان کا مذہبی
جنون حد سے تجاوز کر گیا ہے
اور وہ اپنے تعصب مذہبی میں
ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ لاکھوں
بندگان خدا کا خون اُن کے بہانے
بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ جکسن
صاحب تحریر کرتے ہیں۔
وہ عیسائیت کی ظالمانہ روح
میں ہمیشہ سے جنون کی آمیزش
رہی ہے اس کی تہ میں خام خیالیاں
پوشیدہ ہیں اور خونریزیوں سے
وہ لت پت ہو رہی ہے وہ مذہبی
معاملات کی اشاعت میں مخلوق
خدا پر خرابی اور آفتوں کے
سامان پیدا کرتی ہے۔ تمام
تاریخی دفتر اس کے شاہد ہیں اور
یہ جنگ جو چین میں ہو رہی ہے
اس کی تہ میں عیسائیوں کی ظالمانہ
روح چھپی ہوئی ہے۔ اسمیں
شک نہیں کہ پادری اپنے خداوند
مسیح کے قول پر عمل کر رہے ہیں
جہاں خداوند فرماتا ہے ‘‘
یہ مت سمجھو کہ میں دنیا میں صلح
کرانے آیا ہوں نہیں صلح کرانے
نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں‘‘
یہ کل آفتیں اسی قول سے اٹھی ہیں
ہیں اور یہ خونریزیاں سب اسی
وجہ سے ہو رہی ہیں
اخبار ڈیلی کورنکل مطبوعہ
۴ر جون (لنڈن) میں لارڈ سالسبری
کی اسپیچ پر جو اُنہوں نے پادریوں کو
مخاطب کرکے دی تھی حسب ذیل
رائے چھپی ہے چنانچہ اخبار مذکور
لکھتا ہے ‘‘ کل ہمیں پادریوں کے
مسئلہ کی جانب توجہ کرنی پڑی اسلئے
کہ چین میں عام طور پر آج کل اسی
مسئلہ پر زور شور دکھایا جا رہا
ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ پادری
صرف اپنے بوتے پر دور و دراز کا
سفر اشاعت دین مسیحی کے لئے کرتے
تھے۔ اور کوئی اُن کا معاون نہ ہوتا
تھا لیکن اب یہ بات نہیں ہے بلکہ
ایک غیر سلطنت میں جا کر پادری اپنی
گورنمنٹ کی طرف امداد کے لئے نظر
کرتے ہیں کہ کوئی اگن بوٹ روانہ کی
جاوے جہاں جنگی جہازوں کی امداد
پہونچے دیکھنے والوں کو پورا یقین
ہو گیا کہ اس ظالمانہ کارروائی کے
بانی پادری ہیں۔
لارڈ سالسبری نے اسلام پر
بحث کرتے ہوئے فرمایا وہ اسے
پادریو تم ایسے مذہب سے سابقہ
ڈالتے ہو جو نہایت خاص ہے اگرچہ
اُس میں اغلاط موجود ہیں اور جو ایک
وسیع مخلوق کا مذہب ہے تم انہیں
کبھی عیسائی نہ بنا سکو گے اور اگر تم
کہیں کچھ کامیاب بھی ہو گئے تو
تو تمہاری کامیابی اس خطرہ عظیم کے
مقابلہ میں ہیچ ہے جو اس سے
بعد ازاں پیدا ہوا ہے اور جس کو
خطرناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا
ہے اور پھر اُس سے خونریزی ہوتی
ہے اور اس خونریزی کی وجہ سے
عیسائیت کی ترقی مسدود ہو جاتی
ہے اور وہ خیال کہ اس کی عام
طور پر منادی کی جاوے مایوسی سے
بدل جاتا ہے انگلستان کے اتنے جلیل القدر
مدبر کے یہ الفاظ بہت ہی
اہم ہیں ایسا مدبر جو
پکا عیسائی ہے جس نے اپنی رائے
صاف طور پر بیان کر دی کہ مشرقی
ممالک میں عیسائیت کی کامیابی

عظیم خونریزی کے آگے جو اُس کی وجہ سے ہوتی ہے کوئی حقیقت نہیں رکھتی - یہ دراصل ایک تجویز ہے جو پادریوں کو بہت ہی توجہ کرنی چاہیئے -

---

ڈاکٹر آر - ابن - کسٹ ایل - ایل ڈی نے برٹش انجمن میں بمقام اپسوچ پادریوں کو مخاطب بنا کے یہ بیان کیا تھا - " اگر غیر ممالک کے لوگ انگلستان میں چلے آئیں اور عرب مسلمان ویسٹ منسٹر کے پاس ایک حصہ زمین پر قبضہ کر کے ایک مسجد بنالیں اور بڑے بڑے منارے بنا کے " اللہ اکبر " کی صدائیں بلند کریں تو میں تم سے دریافت کرتا ہوں آیا اہل لندن کی کیا کیفیت ہوگی اور وہ انہیں کس نظر سے دیکھیں گے - لوگ دوڑ پڑیں گے پولس دست اندازی کرے گی کہ مہذب سرزمین میں یہ کیا فعل بیجا کیا ہے اور ان بیچاروں کا دم بھر میں تیا پانچا کر دینگے - پھر اُس انگریز کا کیا علاج ہے جو چین میں جاتا ہے - عیسائیت کے پھیلانے کی تدبیریں کرتا ہے فوچو میں ایک بلند مقام پر ایک بناتا ہے اور اس مقدس زمین کو جسکو چینی پرستش کرتے ہیں اس طرح ناپاک کرتا ہے . اگر چینی وقتاً فوقتاً فساد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں اور غیر ملکی شیطانوں سے سخت خطرناک طریقہ سے انتقام لیں تو کیونکر نازیبا ہو سکتا ہے وہ دول خارجیہ کے لوگوں کی موجودگی نہیں چاہتے اور غیر ہمدرد غیر ملکیوں کو اپنے درمیان رہنے دینے کی انہیں مطلق ضرورت نہیں ہے

مسٹر - جے اسکاٹ نے ۲۵ جولائی کے پانیر میں ان لوگوں کا جواب دیا تھا جو عیسائیت پر مذکورہ بالا اعتراضات کرتے ہیں اور لکھا تھا کہ عیسائیت کے ساتھ ساتھ تمدن اور تہذیب نے ترقی کی ہے - انجیل مقدس ہی نے رومۃ الکبری کو بچا دیا ہے اور یورپ میں اسی سے زندگی پیدا ہوئی ہے " اسحٰق جیکسن صاحب تحریر فرماتے ہیں جس شخص نے فاضل مصنف گبن کی " تاریخ " تدلیس اف دی مڈل انجنیر " اور موسشیم صاحب کی تاریخ عیسائیت کو دیکھا ہے وہ اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ جو کچھ پادری صاحب مذکور فرماتے ہیں غلط ہے - اب دیکھنا یہ ہے کہ جب رومۃ الکبری میں عیسائیت قائم ہو کے یورپ میں آئی ہے اسوقت اُس کی کیا کیفیت تھی - زاہدوں اور راہبوں نے تمام جنگلوں کو اپنی غلیظ صومعوں سے بھر دیا - یہ لوگ وحشی جانوروں کی طرح رہتے تھے اور ان کے بدن پر جھبرے لگے ہوئے تھے - ہزاروں بلکہ لاکھوں راہب کتوں کی طرح ہر جگہ پھرتے تھے اور غریب رعایا کو آسمان کی بادشاہت کی بشارتیں دیتے تھے اور ان کو برباد کر رکھا تھا - اس زمانہ میں جب کہ خداوند مسیح کے سچے پیرو موجود تھے اور ان کے پاس انجیل مقدس تھی انہوں نے تمام دنیا کو خون سے لت پت کر دیا - تثلیث کے بچانے کے لئے لاکھوں آدمیوں کا صفایا ہو گیا - وہ لاکھوں آدمی شہید ہوئے جو بیچارے یہی نہیں جانتے تھے کہ خداوند مسیح کون ہے اور آسمانی بادشاہت کیسے کہتے ہیں - اسی کم بخت عیسائیت نے پوری چار لاکھ عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دیا اور انپر جادوگرنیوں کا الزام لگایا کیونکہ بائبل میں لکھا ہے " جادوگرنیوں کو زندہ نہ چھوڑ "

اب ہمیں اپنے زمانہ کی کیفیت دیکھنی چاہیئے کہ موجودہ مسیحی مورخ عیسائیت کی نسبت کیا رائے دیتے ہیں اور کفر یعنی اسلام کی نسبت کیا خیال ظاہر کرتے ہیں کیپٹن ٹیلر اسلام کی نسبت جیسے لارڈ سالسبری ایک خالص مگر الوہیت میں تعاطلہ رکھنے والا مذہب ہیں یہ رائے دیتا ہے - جب کہ اسکو ایک حبشی قوم نے قبول کیا ہے - بت پرستی - جنات پرستی - مخلوق پرستی یعنی جاندار اور غیر جاندار چیزوں کی پرستش - مردم خواری - انسانی قربانی - اطفال کشی - جادوگری - فوراً دور ہو جاتی ہیں - باشندے کپڑے پہننے لگتے ہیں - نجاست کی جگہ صفائی ہو جاتی ہے - اور وہ ذاتی شرف اور تکلف رسیکٹ حاصل کر لیتے ہیں - مہمان نوازی ایک مذہبی فرض ہو جاتا ہے - اور شراب خواری بہت کم رہ جاتی ہے اور جوا متروک ہو جاتا ہے - بیحیائی کے ناچ اور عورت مرد کے ناجائز میل جول بند ہو جاتے ہیں - عورتوں کی پاک دامنی - نیک خصلت خیال کی جاتی ہے - محنت کاہلی کی جگہ حاصل کر لیتی ہے - ذاتی اختیار کی جگہ قانون دخل کر لیتا ہے - انتظام اور پرہیزگاری پھیل جاتی ہے خاندانی خصومتیں اور جانوروں اور غلاموں پر بے رحمی کا امتناع ہوتا ہے - انسانیت اور مہربانی اور یگانگی کا خیال سکھلایا جاتا ہے کثرت ازدواج اور بندہ گری ٹھیک طور سے ترتیب دیجاتی ہے اور ان کی برائیاں کم کیجاتی ہیں - کل دنیا میں اسلام سب سے زیادہ قوی گروہ شراب نہ پینے والوں کا ہے - اور بمقابلہ اُس کے یورپ کی ترقی سے گویا شراب خواری اور

گنہگاری کا پھیلاؤ اور اُس جگہ کی قوم کا تنزل مراد ہے حالانکہ اسلام کسی کم درجہ کی تہذیب نہیں پھیلاتا جسمیں پڑھنے اور لکھنے کا علم۔ عمدہ لباس پہنا۔ ذاتی صفائی۔ راست گوئی۔ اور سلف ریسپکٹ (عزت ذاتی) شامل ہیں اُس کی برائی روکنی اور تہذیب پھیلانے کے اثر بے حد عجیب ہیں

پرسہ جنری نے بارڈ مقام شوستر کی بابت یہ لکھتے ہیں۔ یہ شہر ایران کا ہے اور اس میں تیرہ ہزار کی آبادی ہے کل باشندے نہایت خوش و خورم اور صاف رہتے ہیں اس لکھنے کے بعد فاضل مذکور ایک خطرناک جملہ لکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "چونکہ یہاں عیسائیت نہیں ہے اس لئے یہ ساری سرسبزی اور صفائی دکھائی دیتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں شراب کی دُکانیں نہیں اگر عیسائیت ہوتی تو ضرور مے فروشی ہوتی جب مے فروشی ہوتی تو اس خوشنما شہر کے باشندوں کی سرسبزی مٹ جاتی۔ افسوس ہم انگریز نہ صرف اپنے ملک اور آبادی کو برباد کرتے ہیں بلکہ جہاں جاتے ہیں بربادی بخش عرق کشتی کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یارک کا سترخ آرک بشپ لکھتا ہے ہم نے تمام دنیا کو شراب خانہ خراب سے ناپاک کر دیا ہے اور ہم نے دنیا کے بے یار و مددگار کے بچوں کے آگے بربادی کا ایک پہاڑ بنا کے کھڑا کر دیا ہے۔ انگلستان کا جن اقوام سے سابقہ پڑا ہے انہیں اس نے قعر مذلت میں پہنچا دیا ہے اور سب کو شراب کا عادی بنا دیا ہے ہم اس قومی بربادی کے الزام سے اپنے کو کبھی نہیں بچا سکتے۔

مسٹر چارلس داشن کہتے ہیں کہ اس سے ہم نہیں انکار کر سکتے کہ پادریوں کی کوشش کے پیچھے پیچھے ضرور کچھ نہ کچھ نیکی بھی ہے اصل میں ان کا منشاء زیادہ تر عیسائی بنانے کا نہیں ہوتا بلکہ یہ لوگ خاص ایجنسیوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کا منشاء کچھ اور ہے۔ اور وہ صرف جہانداری کا سلسلہ ہے جو پادریوں کے ذریعہ سے قائم ہوتا ہے۔ کلیفورنیا ایک عمدہ یادگار پادریوں کی فتوحات کی موجود ہے۔ تمام یورپ کی پادریوں کی مشنوں کو میں تعصب۔ سراسر دھوکا اور جہل مرکب سے بھرا ہوا سمجھتا ہوں اُن کی تاریخ انسانی خونریزیوں سے بھری ہوئی ہے اور ساتھ ہی سراسر بدمعاشیوں سے پُر ہے۔ انہوں نے ہمیشہ قوموں کی ترقی کے اقدام میں رخنہ پیدا کر دیا ہے۔ اور خدا کی مخلوق کے لئے ان پادریوں کی مشین زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہیں۔

ایڈیٹوریل جملے

نصیب اعدا حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ کی پچھلی چند روز کی علالت مزاج کے متعلق مختلف مقامات سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جو محبت اور ارادت سے لبریز تھے۔ ہم ان تمام دوستوں کی اطلاع کی خاطر ظاہر کرتے ہیں کہ مولانا موصوف دردِ گوش اور بخار سے علیل تھے اس بیماری میں بھی آپکو افاقہ ہوتا تھا تو حسب معمول دوستوں کے خطوط کے جواب لکھتے رہے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپکو کوئی شکایت بجز ضعف کے نہیں اور آپ اس پاک سلسلہ کی قلمی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں عنقریب آپ کی چٹھی بھی شائع ہوگی۔ جن دوستوں نے ہمارے ذریعہ یا براہ راست حضرت مولانا موصوف کی بیمار پرسی کی ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے اور حضرت مولوی صاحب کو جو اپنے احباب کی اُمیدگاہ ہیں ہر قسم کی روحانی جسمانی امراض سے محفوظ رکھے آمین۔

امتحان مرگ ایک بزرگ کہتا ہے کہ دنیا کے تمام امتحانوں میں ہم پاس ہو سکتے ہیں مگر موت کا امتحان کسی سے پاس نہ ہوا۔ یہ بنظر ظاہر یہ قول بے شک دلچسپ ہے لیکن پاک اسلام نے ایک ایسا گُر بتلایا ہے کہ انسان موت پر فتح پا سکتا ہے۔ عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح نے موت پر فتح پائی یا کفارہ پر ایمان لا کر انسان موت کو جیت سکتا ہے ایک خیال اور وہمی بات ہے کفارہ پر ایمان لا کر انسان امتحان مرگ میں ناکام ہوتا ہے۔ فتح موت کا گُر وہی ہے جو اسلام نے بتلایا ہے وہ کیا؟ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی تمام قوتوں کو وقف کر دے تب انکو ایسی شجاعت دی جاوے گی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال دینے کے واسطے اس کو کوئی اُمید اور ڈر روک نہ سکے گا اور وہ اس درجہ پر پہونچ جاوے گا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھے گا یا کم از کم اپنے آپ کو اسکی نگرانی میں سمجھے گا اور اس طرح پر وہ شہید کا مرتبہ حاصل کرے گا اسجگہ پہونچکر وہ خدا تعالیٰ کے ارشاد کے موافق زندہ کہلائے گا اور موت پر فتح پائے گا۔ پس ہر ایک جو اس مقام کو حاصل کرے امتحان مرگ میں پاس ہو سکتا ہے۔

قدر نعمت بعد از زوال ایک فلاسفر کہتا ہے کہ اگر نظام قدرت میں انسان کے عمر کا آغاز پیرانہ سالی سے شروع ہو کر خاتمہ جوانی پر ہوتا تو بڑھاپے کی تکلیف جوانی کی پوری قدر و قیمت بتلاتیں اور انسان جوانی کی نعمت غیر مترقبہ کو بالکل مضمون پاتا۔